حضور اکرم ﷺ نور ہیں یا بشر؟

صفت

نور وبشر

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن
حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صفت نور و بشر

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

چند تمہیدی باتیں:

[۱]: بحث نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود پر ہوگی نہ کہ آپ کی روح مبارکہ پر اس لیے وہ دلائل پڑھے جائیں جو اس وجود مبارکہ سے متعلق ہوں۔

[۲]:

اس مسئلہ پر بریلوی حضرات چونکہ بشر کہنے اور ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں اس لئے اس پر دلائل قطعیہ درکار ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

1: مولوی عبد الرشید رضوی لکھتے ہیں: اب جو نبی کو بشر کہے وہ نہ تو خدا ہے اور نہ ہی نبی۔ لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔ (رشد الایمان ص45)

2: مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں: قرآن پاک میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا۔ (خزائن العرفان ص5)

3: مفتی احمد یار خان نعیمی نے بھی مثل عبد الرشید رضوی لکھا ہے دیکھیئے۔ (نور العرفان ص448،636)

4: ایک جگہ یوں لکھتے ہیں: انکو بشر ماننا ایمان نہیں۔ (تفسیر نعیمی ج1ص100)

اس طرح کئی دلائل دیے جاسکتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بریلوی عقیدہ قطعی ہے کہ نبی پاک علیہ السلام بشر نہیں ہیں اور صرف نور ہیں۔

بریلوی دعوی

نبی پاک علیہ السلام نور ہیں اور بشری لباس میں تشریف لائے۔

تنقیحات

تنقیح نمبر 1:

لباس بشری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا آپ کی بشریت کی نفی ہے۔ کیونکہ لباس بشریت تو وہ پہنے گا جو بشر نہیں ہو گا جیسے جبرائیل امین بشر نہیں تو انکو لباس بشر میں آنا پڑتا تھا۔ تو وہ بشر نہیں تھے اس لیے تو لباس بشر میں تشریف لاتے اگر بشر ہوتے تو لباس بشریت میں آنیکی ضرورت ہی کیا تھی۔ اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس بشریت میں ماننا انکار بشریت ہے۔ کیونکہ بریلوی مسلک کے علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

بعض لوگ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسان اور بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ آپکی حقیقت نور ہے اور بشریت آپکی صفت یا آپ کا لباس۔ (تبیان القرآن ج2ص453)

نوٹ: لباس بشریت ہو اور ہوں نور تو پھر نورانی مخلوق فرشتہ ہوئے جبکہ یہ قرآن کے خلاف ہے۔

معلوم ہو گیا کہ لباس بشریت کہنا انکار بشریت جا نکلتا ہے۔ (بریلوی مسلک کی روشنی) اور بریلوی مشائخ وعلماء نے یوں بھی لکھا ہے:

1)۔ جو شخص انبیاء ورسل کی بشریت کا انکار کرتا ہے وہ ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(انوار رضا ص148۔ انوار کنز الایمان ص851۔ جمال کرم ج1ص737)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

2)۔ اشرف جلالی کہتاہے بشریت ہمارے نزدیک قطعی عقیدہ ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ (نورانیت مصطفیٰ سے انکار کیوں؟ص9)

3)۔ مفتی صدیق ہزاروی لکھتاہے: انبیاء کرام بشر تھے اور ان کے بشر ہونے کا انکار کفر ہے۔ (عقائد وعبادات ص12)

ملاحظہ کیجیے! اہلِ بدعت اپنے ہی اصول و تحقیق کی بنیاد پر کیا ٹھہرے؟!

تنقیح نمبر2:

اگر بریلوی یوں کہیں کہ ہم آپکی بشریت کو مانتے ہیں اور اس دعوی سے اقرار بشریت ہورہاہے نہ کہ انکار۔ تو پھر ہماری طرف سے عرض یہ ہے کہ آپ کے علماء نے یہ جو لکھاہے انکو بشر ماننا ایمان نہیں۔ (تفسیر نعیمی ج1ص100 مکتبہ اسلامیہ)

اور یہ جو لکھاہے کہ جو ذات اقدس سب سے پہلے بشر (ابولبشر) سے بھی پہلے موجود ہو اس مقدس و مطہر ہستی کو بشر کہنا یا ماننا کس طرح صحیح ہے۔(انوار قمریہ ص94)

اور یہی بات مولوی عبد المجید خان سعیدی نے مصلحانہ کاوش(ص 151) میں بھی نقل کی ہے۔ تو آپ اگر "بشر" مانتے بھی ہیں تو بات تو پھر بھی وہیں ٹھہری۔

تنقیح نمبر3:

کیا آپ کو "بشر" کہاجاسکتاہے؟ تو بریلوی اس دعوی کی بنیاد پر جھٹ سے کہہ دیں گے نہیں کیوں؟ تو وہ جواب میں کہیں گے کہ کسی شے کا ہونا اور بات ہے اور اس پر کسی شے کا اطلاق نہ ہونا اور بات ہے مثلا اللہ تعالی کائنات کی ہر شے کا خالق ہے یہاں تک کہ خنزیر کتے بلے الخ۔

(ابلیس تا دیوبند ص46 رسائل اولیہ ج5)

اشرف جلالی صاحب کہتے ہیں: کوئی لفظ ہوتاہے لیکن بولا نہیں جاتا کیا یہ سب کا عقیدہ نہیں کہ خنزیر کا خالق بھی اللہ ہے؟

(مفہوم قرآن بدلنے کی واردات ص187)

یہ بات جلالی صاحب نے بشر کہنے پر کہی ہے تو جب اتنی رذائل چیزوں سے تشبیہ دی جائے تو اس پر فتویٰ بھی تو ہونا چاہیئے تو مولوی حشمت علی کی کتاب الصوارم الہندیہ میں ہے:

جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کو تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین و تنقیص کے معنی نکلتے ہیں۔ (الصوارم الہندیہ: ص7)

اور مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں: حضور کی شان میں ہلکے لفظ استعمال کرنا ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔ (نور لعرفان ص345)

اور مفتی حنیف قریشی کہتاہے: جانوروں کے ساتھ کسی جنس کا ذکر کیا جائے تو یہ اسکی توہین ہے۔ (مناظرہ گستاخ کون ص54)

تو بریلوی اپنے ہی اصول سے کیا ٹھہرے؟ فیصلہ خود کرلیجیے۔

تنقیح نمبر4:

اسی دعوی کے مطابق آپ علیہ السلام کا مادہ خلقت کیاہے؟ اگر بریلوی کہیں کہ مادہ خلقت مٹی ہے نور نہیں تو پھر دعوی ٹھیک نہیں کہ کیوں کہ جس کا مادہ خلقت مٹی ہو وہ لباس بشریت میں نہیں ہوتا بلکہ حقیقی بشر ہوتاہے۔ اور اگر کہیں کہ مادہ خلقت مٹی نہیں نور ہے تو یہ صراحۃ فاضل بریلوی کے خلاف ہے کیونکہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے اسی میں دفن ہونگے۔ (فتاوی افریقیہ: ص90)

اور یہ بھی بریلوی ضابطہ ہے کہ؛ جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

(دیکھئے: انوار شریعت ج1ص140، الصوارم الہندیہ ص138، فتاوی صدر لافاضل1ص134)

قارئین! خود فیصلہ کرلیجیے کہ اس اعتبار سے بھی یہ لوگ کیا ٹھہرے؟

تنقیح نمبر5:

یہ جو آپ نے اپنے دعوی میں لباس بشریت کی بات کی ہے کیا آپکو معلوم ہے کہ لباس انسانی اور لباس بشریت کی بات سب سے پہلے مشرکین مکہ نے کی تھی جیسا کہ بریلوی جید عالم لکھتے ہیں:

جب کفر نے دیکھا کہ......تو کہا اے لوگو محمد بشر ہر گز نہیں محمد کے روپ میں ہمارا خدا ہی ہمارے سامنے آگیا بلکہ یوں کہو کہ محمد دراصل خدا ہیں جو بدنِ انسانی میں ہمارے پاس آگئے ہیں جس نے بشری پیکر میں جلوہ نمائی کی جنھوں نے آدمی کا لباس اختیار کر کے ہماری زمین پر تشریف ارزانی کی ہے۔ (تحفظ عقائد اہل سنت ص 681)

معلوم ہو گیا کہ لباس انسانی کا قول سب سے پہلے مشرکین مکہ نے کیا اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی یہ بات بھی کفر کی ہے کہ خدا آپ علیہ السلام کی صورت میں انسانی لباس میں ظاہر ہوا، اور یہی بات بریلوی اکابرین بھی کہتے ہیں۔ مثلا مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

لباس آدمی پہنا جہاں نے آدمی جانا
مزمل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے

(مواعظ نعیمیہ حصہ اول ص119 وعظ نمبر 23)

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

بجاتے تھے جو انی عبدہ کی بانسری ہر دم
خدا کے عرش پر انی انا اللہ بن کے نکلیں گے

(شہد سے میٹھا نام محمد ص205)

مولوی محمد یار فریدی لکھتے ہیں:

حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بن کے نکلیں گے
جسے کہتے ہیں بندہ قل ہو اللہ بن کے نکلیں گے

(دیوان محمدی ص149)

فیصلہ خود کر لیجیے کہ یہ حضرات کس کے نقش قدم پر ہیں؟!

تنقیح نمبر6:

معلوم ہو گیا کہ بریلوی بشریت کے منکر ہیں جو کہ اس دعوی سے بھی ثابت ہے اور در حقیقت یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا منکر ہونا ہے کیونکہ مفتی احمد یار نعیمی صاحب لکھتے ہیں انبیاء کی بشریت ان کا کمال ہے تو یہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا انکار کرنا ہے۔

تنقیح نمبر7:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے بشر کا لفظ پسند فرمایا۔ خود بھی اپنے کو بشر کہا اور صحابہ کرامؓ میں سے بھی کتنوں نے۔

(دیکھیے ابو داؤد ج2 باب کتابۃ العلم)

تو جو اس لفظ کو ناپسند کرے وہ اپنی خیر منائے کیونکہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو ناپسند کرنے والا کافر ہے۔

(غازی ممتاز حسین قادری ص 291)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دلائل اہل بدعت کے جوابات

دلیل نمبر 1:

قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ. (سورۃ المائدۃ:15)

جواب نمبر 1:

یہاں "نور" سے مراد "نور ہدایت" ہے جیسا کہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں کہ سید نعیم الدین مراد آبادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہدایت ہونیکی تصریح کی ہے، زیر بحث آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سید عالم کو نور فرمایا کیونکہ آپ سے تاریکی کفر دور ہوئی اور راہ حق واضح ہوئی۔ (تبیان القرآن ج3ص139)

اور سعیدی نے اسی جلد میں لکھا ہے کہ اکثر مفسرین نے اس نور سے مراد نور ہدایت ہونا مراد لیا ہے۔

جواب نمبر 2:

بعضوں نے نور سے "قرآن" اور بعضوں نے "اسلام" مراد لیا ہے اور اکثر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا "نور ہدایت" ہونا مراد لیا ہے اس لیے یہ آیت قطعی الدلالۃ نہیں ہے۔ جو آپ کے لئے مفید ہو۔ کیونکہ قطعی عقیدہ دلیل قطعی سے ثابت ہوتا ہے۔

جواب نمبر 3:

قرآن مقدس میں کئی جگہ قرآن مقدس کو بھی نور کہا گیا ہے۔ مثلاً

وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكُمۡ نُورٗا مُّبِينٗا. (سورۃ النساء:174)

وَٱتَّبَعُواْ ٱلنُّورَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ. (سورۃ الاعراف:157)

وَلَٰكِن جَعَلۡنَٰهُ نُورٗا نَّهۡدِي بِهِۦ. (سورۃ الشوریٰ:52)

فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِيٓ أَنزَلۡنَا. (سورۃ التغابن:8)

ان آیات میں قرآن مقدس کو بھی "نور" کہا گیا جو کہ یقیناً ہدایت ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی نور ہیں مگر رضاخانی کہتے ہیں کہ جیسے جبرئیل علیہ السلام نور تھے ویسے ہی سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ تو جواباً گزارش ہے کہ قرآن نے کہہ دیا کہ آپ علیہ السلام فرشتہ نہیں ہیں۔ اور بریلوی اکابر نے بھی لکھا ہے فرشتہ ہوتا آپ کی ہتک تھی۔ (مقیاس نور ص304)

توجب فرشتہ ہونا ہتک تھی تو اس کی طرح ہونا بھی تو ہتک ہوگی لہذا آپ قرآن مقدس کی طرح نور ہدایت ہیں۔

جواب نمبر 4:

آپ کے جسم مبارک کو نور ماننا اور بشر نہ ماننا یہ آپ کا کمال نہیں کیونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اگر محض نور مانا جائے تو یہ آپکی شان وکمال کو گھٹانے والی بات ہے۔

جواب نمبر 5:

اس آیت کی تفسیر میں کسی معتبر مفسر نے اگر بریلوی حضرات کا دعوی لکھا ہو تو پیش کرو؟

دلیل نمبر 2:

اول ما خلق اللہ نوری یاجابر ان اللہ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ. الحدیث

جواب نمبر1:

یہ احادیث قطعی تو در کنار صحیح بھی نہیں ورنہ انکی اسناد پیش کرکے رواۃ کی توثیق پیش کی جائے؟

جواب نمبر2:

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

اول ما خلق اللہ نوری وفی روایۃ روحی ومعناھما واحد الخ۔ (مرقات ج1ص167)

تو معلوم ہوا کہ اس سے مراد صرف یہ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو سب سے پہلے پیدا کیا گیا باقی "من نورہ" سے "نور من نوراللہ" ہونا مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی کی طرف نسبت تعظیمی و تشریفی ہے۔ جیسا کہ بیت اللہ اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ میں نسبت تعظیم و تکریم کیلئے ہے۔

جواب نمبر3:

اس دلیل میں یہ تو کہیں بھی نہیں کہ آپ کا مادہ خلقت نور ہے اور بشریت صرف لباس ہے۔

جواب نمبر4:

سیدنا جابر کی روایت سے صرف نبی پاک علیہ السلام کا نور ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ ساری کائنات کا نوری ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے یا تو سب کو نور مانو یا پھر نبی پاک علیہ السلام کا بھی جسم وجود کے اعتبار سے نور ہونا یعنی مادہ خلقت نور ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اور پہلی حدیث کے آگے بھی بعض جگہ یوں ہے:

المؤمنون من نوری۔

کہیں ہے:

المؤمنون منی۔

اور کہیں ہے:

ومن نوری خلق کل شیء۔

سب کا مقصد یہ ہے کہ مخلوق میرے نور سے بنی ہے تو کیا اسے ماننے کیلئے بریلوی تیار ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام کیطرح ساری مخلوق نور ہے؟

جواب نمبر5:

"انا من اللہ والمؤمنون منی" کو محدثین نے موضوع من گھڑت قرار دیا ہے:

قال العسقلانی: انه کذب مختلف فیه وقال زرکشی لا یعرفه وقال ابو تیمیة موضوع وقال السخاوی هو عند الدیلمی بلا اسناد۔ (موضوعات کبیر: ص40)

دلیل نمبر3:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ان کی عمر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس کے علاوہ میں نہیں جانتا کہ ایک ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع ہوتا تھا، میں نے اسے بہتر ہزار بار طلوع ہوتے دیکھا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یا جبرائیل! وعزۃ ربی جل جلاله انا ذلك الکوکب۔ (تفسیر روح البیان بحوالہ رشد الایمان)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جواب:

اولاً۔۔۔ یہ روایت درجہ صحت تک ہی نہیں پہنچتی۔

ثانیاً۔۔۔ عقائد کے باب میں یہ کیونکر چل سکتی ہے۔

ثالثاً۔۔۔ بات تو جسد مبارک کی چل رہی ہے، زیادہ سے زیادہ اس سے روح پاک کی تخلیق کا ذکر ہے جو کہ تمہیں مفید نہیں۔

دعویٰ اہل السنت والجماعت دیوبند

آپ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا مادہ خلقت مٹی ہے نور نہیں اور نبی پاک علیہ السلام صفات کریمہ کے اعتبار سے نور علی نور ہیں۔

دلائل اہل السنت والجماعت

دلیل نمبر 1:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى۔ (یوسف:109)

ترجمہ: آپ سے پہلے ہم نے جتنے (پیغمبر) بھیجے وہ مرد ہی تھے کہ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے (اور وہ) بستیوں کے رہنے والے تھے۔

دلیل نمبر 2:

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ۔ (سورۃ ص:71)

ترجمہ: جب تیرے رب نے فرشتوں کو کہا کہ میں مٹی سے بشر پیدا کرنے والا ہوں۔

دلیل نمبر 3:

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا. (سورۃ بنی اسرائیل:93)

ترجمہ: فرما دیجئے سبحان اللہ! میں تو آدمی ہوں بھیجا ہوا۔

دلیل نمبر 4:

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ۔ (سورۃ الحج:75)

ترجمہ: اللہ، فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول منتخب کرتا ہے۔

دلیل نمبر 5:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ (سورۃ الکہف:110)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ میں بشر ہوں جیسے تم بشر ہو، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

دلیل نمبر 6:

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا. (بنی اسرائیل:95)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ زمین میں اگر فرشتے مطمئن ہو کر چلتے تو ہم آسمان سے فرشتے کو رسول بنا کر بھیجتے۔

دلیل نمبر 7:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کان بشرا من البشر۔ (شمائل ترمذی ص23 باب ماجاء فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری حدیث)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دلیل نمبر 8:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا۔ (شمائل ترمذی: ص1) کہ آپ میانے قد آدمی تھے۔

دلیل نمبر 9:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ۔ (صحیح البخاری: ج1 ص519، 520)

ترجمہ: کیا تم اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے جو یہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔

دلیل نمبر 10:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (المشکوۃ: ج2 ص563)

ترجمہ: ہم (صحابہ) نے کہا: "رجل صالح" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دلیل نمبر 11:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنتا' لکھ لیا کرتا' تو قریش نے مجھے روکا اور کہا کہ تو ہر چیز لکھ لیتا ہے جو سنتا ہے:

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَآءِ۔ (سنن ابی داود: ج2 ص568)

ترجمہ: حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو بشر ہیں، غصہ اور رضاء کی حالت میں کلام کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں۔

دلیل نمبر 12:

فرشتہ کہتا ہے: ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد۔ (صحیح البخاری: ج1 ص184)

فرشتہ قبر میں سوال کرتا ہے کہ تو اس آدمی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

چند دلائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ ہونے پر

دلیل نمبر 1:

امام حاکم ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحافظ (م405ھ) اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، پھر پیچھے ہٹا لیا۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ہم نے آپ کو اس نماز میں ایسی کارروائی کرتے دیکھا ہے جو آپ نے اس سے قبل نہیں کی۔ فرمایا: ہاں بلاشبہ مجھ پر جنت پیش کی گئی تو میں نے اس میں اونچے درخت دیکھے جن کے گچھے نیچے کو جھکے ہوئے تھے تو میں نے ارادہ کیا کہ ان سے کچھ لے لوں، پس میری طرف وحی آئی یہ کہ پیچھے ہٹ جا، سو میں پیچھے ہٹ گیا اور مجھ پر دوزخ بھی پیش کی گئی جو میرے اور تمہارے درمیان تھی یہاں تک اس کی آگ کی روشنی میں میں نے اپنا اور تمہارا سایہ دیکھا، پس میں نے تمہیں اشارہ کیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ، سو میری طرف وحی آئی کہ ان کو ان کی جگہ پر ٹکا رہنے دے کیونکہ تو نے اسلام

قبول کیا اور انہوں نے بھی، تو نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی، تو نے جہاد کیا اور انہوں نے بھی، پس میں تیری ان پر بجز نبوت کے اور کوئی فضیلت نہیں دیکھتا، پس میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ میری امت میرے بعد فتنوں میں مبتلا ہو گی۔

(مستدرک الحاکم: ج4 ص456 قال الحاکم والذہبی: صحیح)

دلیل نمبر 2:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے اور اس سفر میں بعض دیگر ازواجِ مطہرات بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کا اونٹ بیمار ہو گیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس اپنی ضرورت سے زائد اونٹ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ صفیہ کا اونٹ بیمار ہے اے زینب! اگر اسے اپنا فالتو اونٹ دے دے تو بہتر ہو گا۔ انہوں نے کہا: کیا میں اس یہودیہ کو اونٹ دے دوں؟ ان کے اس نامناسب جواب سے آپ ناراض ہو گئے اور آپ نے ذوالحجہ، محرم دو یا تین ماہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس جانا ہی ترک کر دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ سے ناامید ہو گئی اور میں نے اپنی چارپائی وہاں سے ہٹا دی، فرماتی ہیں کہ میں اسی حالت میں تھی کہ اچانک ایک دن دوپہر کے وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ دیکھا جو میری طرف آرہا تھا۔

(طبقات ابن سعد: ج8 ص126)

اس حدیث کے کے راوی یہ ہیں:

(1): عفان بن مسلم رحمہ اللہ:

آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ امام عجلی رحمہ اللہ ان کو ثقہ اور ثبت کہتے ہیں، امام ابو حاتم رحمہ اللہ ان کو ثقہ، امام اور متقن کہتے ہیں، علامہ ابن سعد رحمہ اللہ ان کو ثقہ، کثیر الحدیث، ثبت اور حجت کہتے ہیں، امام ابن خراش ان کو ثقہ من خیار المسلمین اور محدث ابن قانع ان کو ثقہ اور مامون کہتے ہیں۔ امام ابن حبان ان کو ثقات میں شمار کرتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب: ج7 ص231 تا234)

(2): حماد بن سلمہ رحمہ اللہ:

علامہ ذہبی ان کو الامام، الحافظ اور شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ: ج1 ص189)

(3): ثابت بنانی رحمہ اللہ:

یہ بھی صحاح ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔ امام نسائی اور امام عجلی ان کو ثقہ کہتے ہیں۔ علامہ ابن سعد ان کو ثقہ اور مامون کہتے ہیں۔ محدث ابن حبان ان کو ثقات میں شمار کرتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب: ج3 ص3)

(4): شمیسہ رحمہا اللہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مقبولة من الثالثة۔ (تقریب التہذیب: ص473) کہ یہ تیسرے طبقے کے راویوں میں سے ہے اور مقبول ہے اور ان پر کسی کی کوئی جرح منقول نہیں ہے۔

(5): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

غرضیکہ اس روایت کے سب راوی ثقہ ہیں اور یہ روایت مسند احمد اور مجمع الزوائد میں بھی ہیں، اس کے الفاظ آخر میں یوں ہیں:

"یعنی جب ربیع الاول کا مہینہ آیا تو آپ میرے پاس آئے، فرماتی ہیں کہ جب میں نے آپ کا سایہ دیکھا تو میں نے کہا: یہ سایہ تو مرد کا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے نہیں تو یہ کون ہے؟! اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو گئے۔

(مسند احمد: ج6 ص336، مجمع الزوائد: ج4 ص323)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سایہ نہ ہونے والی روایت اور اس کا جواب

اخرج الحکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللہ {صلی اللہ علیہ وسلم} لم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر۔

(الخصائص الکبریٰ: ج1 ص68)

جواب:

حکیم ترمذی ایک صوفی منش بزرگ تھے جن کی تالیفات میں رطب ویابس موجود ہے۔ اس حکیم ترمذی کی کتاب "نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول" ہے، انہوں نے اس کتاب میں روایت کو مرسلاً ذکر کیا ہے، پھر اسی روایت کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبریٰ" میں نقل کیا ہے لیکن اگر اس روایت پر غور کیا جائے اور محدثانہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت سراسر غلط اور بے اصل ہے کیونکہ اس روایت کو عبدالرحمن بن قیس الزعفرانی اور عبدالملک بن عبداللہ الولید، ذکوان کے واسطے سے بیان کرتے ہیں جو دونوں غیر معتبر ہیں۔ اب ان دونوں راویوں پر بحث کرلی جائے، اگر یہ راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو روایت قابلِ قبول ہے ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

چنانچہ پہلا راوی "عبدالرحمن بن قیس الزعفرانی" ہے۔ اس کے بارے میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "**ھو کذاب وضاع**" یعنی وہ جھوٹا اور جھوٹی من گھڑت روایتیں بنانے والا تھا۔ (مناہل الصفافی تخریج احادیث الشفاء: ص7)

اور علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ دونوں کے متعلق فرماتے ہیں:

اما ذکرہ الحکیم الترمذی فی نوادر الا صول عن عبدالرحمن بن قیس مطعون عن عبدالملک بن عبداللہ بن الولید وھو مجھول۔ (شرح الشفاء بر حاشیہ خفاجی: ج3 ص682)

ملا علی قاری رحمہ اللہ کے نزدیک نوادر الاصول کی زیر بحث روایت کے دونوں روای مجروح ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عبدالرحمن بن قیس الضبی أبو معاویۃ الزعفرانی متروک کذبہ أبو زرعۃ وغیرہ۔

(تقریب التھذیب: رقم الترجمہ 3989)

کہ عبدالرحمن بن قیس الضبی ابو معاویہ متروک ہے (جس سے روایت لینا جائز نہیں) اور ابو زرعہ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

چنانچہ نوادر الاصول کے بارے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نوادرالاصول اکثر احادیث غیر معتبر دارد۔ (بستان المحدثین ص68)

ترجمہ: نوادرالاصول کی اکثر حدیثیں غیر متعبر ہیں۔

نیز یہ روایت مشاہدہ کے بھی خلاف ہے کیونکہ آپ کے بشر ہونے میں تو فریق مخالف کو بھی اختلاف نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری جسم کے مرئی ہونے کا فریق مخالف بھی غالباً انکار نہ کر سکے گا۔ جیسے بقیہ انسان مرئی اور جسم دار ہیں اور ان کے سائے بھی ہیں اسی طرح سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی جسم تھا پھر سایہ نہ ہونا چہ معنیٰ دارد؟!! الّا یہ کہ جب تک کوئی یقینی اور قطعی دلیل اس عام لازم سے آپ کو مخصوص اور مستثنیٰ نہ کردے اور یہ ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک فریق مخالف ثابت نہ کر سکے گا۔ اس لیے سایہ نہ ہونے کا عقیدہ لغو اور باطل ہے اور اس کے بطلان پر واضح احادیث موجود ہیں۔ بریلوی حضرات کے بہت بڑے عالم مولوی عبدالدائم دائم صاحب نے سیر سید الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں 50 سے زیادہ صفحات پر یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا اور اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]